سیاہ فام موسیقی کا مہینہ

میکائیل جے فریڈ مین

افریقی امریکیوں کی ابتدائی نسل کا امریکہ کی عوامی موسیقی پر اثر

افریقی امریکیوں کی پرامارت اور متواتر اختراعات کے بغیر امریکی موسیقی کا تصور بھی محال ہے۔ نہ صرف یہی کہ آج کی ہپ ہاپ اور ریپ موسیقی افریقہ سے لائے گئے سیاہ فام غلاموں کے ساتھ آئی ہوئی سوال جواب کے طرز پر پیش کی جانے والی موسیقی کی ترقی یافتہ شکلیں ہیں بلکہ اسی طرح وضع کی گئی حقیقتاً ہر دوسری امریکی موسیقی کو افریقی امریکی رواجوں اور اختراعات سے زندگی ملی ہے۔

نغمہ نگار اور ریکارڈ پروڈیوسر کینی گیمبل سے تحریک پا کر ۱۹۷۹ میں تب کے صدر امریکہ جمی کارٹر نے ماہ جون کو سیاہ فام موسیقی کا مہینہ قرار دیا۔ اس کے تقریباً ۲۵ سال کے بعد آج بھی صدر جارج ڈبلیو بش سیاہ فام موسیقی کے مہینے کا سالانہ اعلان جاری کرتے رہتے ہیں۔

اصل میں افریقی امریکی جبراً غلامی کی زندگی گذارنے کے لئے اوقیانوس پار لائے گئے تھے۔ گرجا گھر جانے والے ۱۷ ویں اور ۱۸ ویں صدی کے غلام گرجا گھروں میں دعاؤں کی قیادت کرنے والے پادری کی زبان سے ادا ہونے والی حمد و مناجات کو سوال جواب کے طرز پر دہراتے تھے۔ یہ وہ طرز ہے جسے مغربی افریقہ میں موسیقی، مذہب اور شہری معاملات سے تعلق رکھنے والے اجتماعات میں استعمال کیا جاتا تھا۔ امریکہ کے جنوب میں واقع کھیتوں میں کام کرنے کے دوران یہ غلام اس طرح کے طرز کو کام کے سانسوں کو بے ترتیب ہونے سے بچانے کیلئے گیت گانے، کھیتوں پر ہانک لگانے اور دوسری قسم کی لوک موسیقی میں استعمال کرتے تھے۔

ان غلاموں کی مذہبی رجائیت ان کی "نیگرو روحانیت" کو بڑھاوا دیتی تھی جس کو اکثر "جوبلی" بھی کہتے ہیں (جوبلی نغمات اصل میں بہت سے افریقی امریکیوں کے استعمال میں رہنے والی ایک اصطلاح ہے جس سے مراد ایک مذہبی تیوہار یوم خمیس کے موقع پر استعمال ہونے والی ایک گوسپل موسیقی ہے جس میں حیات متبرکہ، روحانی تبرکات اور حضرت عیسیٰ کی ناگزیر واپسی کے نغمات گائے جاتے ہیں۔ ان نغمات میں مغنی ایسے دن کا انتظار کرتا ہے جب اسے کام اور ظلم و جبر سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ یعنی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ فسک جوبلی گلوکاروں کا مرکز فسک یونیورسٹی میں تھا۔ یہ تاریخی اعتبار سے سیاہ فاموں کا کالج ہے جس کا قیام ۱۸۶۶ میں ٹینیسی کے نیش ویلے میں عمل میں آیا تھا۔

بیسویں صدی کے آغاز تک افریقی امریکی موسیقی ارتقا کے مراحل سے گذر کر نئی ہیئت میں آ گئی تھی۔ اسکاٹ جوپلن اور ایو بی بلیک جیسے موسیقاروں نے پیانو پر ایک طرز ایجاد کی جس میں عام طور پر بائیں ہاتھ میں بیس گٹار لیکر اسکے تاروں کو ہلکے ہلکے چھیڑتے ہوئے اس کے بقیہ تاروں پر گیت کے انتہائی مختصر نوٹ بجائے جاتے تھے۔ اس کا نام ریگ ٹائم تھا۔ یہ اس طرز کی ایک موسیقی تھی جسے بعد ازاں دوسری موسیقیوں کے ساتھ جوڑ کر جاژ کی تشکیل عمل میں آئی۔

تقریباً اسی وقت کام کا نغمہ اور جنوب کی دوسری سیاہ فام موسیقی نے بلیوز کو جنم دیا۔ سوال جواب کے طرز کو نغموں میں شامل کر کے یا گلوکاری اور سازوں کی آواز کے درمیان اس طرز کو شریک کر کے اور ایک مثالی ہم آہنگی قائم کر کے بلیو آرٹسٹوں نے محبت میں مایوسی اور نامرادی کے نغمے گائے۔ اس کی ایک نمایاں مثال ڈبلیو سی ہینڈی کا نغمہ میمفس بلیوز (۱۹۱۲) ہے۔ بی بی کنگ اور جان لی ہوکر جیسے آرٹسٹ اسی روایت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بلیوز اپنے بہت سے علاقائی (شکاگو بلیوز، میمفس بلیوز، ڈیلٹا بلیوز) اور دیگر انحرافات میں آج بھی مقبول ہیں اور جاژ، راک اور بعد کی دوسری موسیقی ہیئتوں میں اس کے اثرات نمایاں ہیں۔

سیاہ فاموں کا گرجا گھر موسیقی کی ترغیب دینے کا ایک پرامارت ذریعہ بنا رہا۔ ۱۹۳۰ تک بلیوز اور پرانے نیگرو اسپریچوئلس کے عناصر گوسپل میوزک میں معین اور مستقل صورت اختیار کر چکے تھے۔ شکاگو میں پلگرم بپٹسٹ چرچ کے میوزک ڈائرکٹر تھامس ایے ڈورسی نے ایک ایسی آواز کو مقبول بنانے میں مدد کی جس میں ایک گلوکار گرجوں میں عبادت کے وقت گانے والوں کی جماعت کے سامنے کوائر، پیانو یا آرگن نامی باجے کے ساتھ اپنی پوری آواز سے یعنی اونچے سروں میں گیت گاتا تھا اور پرجوش سامعین بھی اس کے ساتھ گاتے تھے۔ اکثر اس نغمہ سرائی کے دوران بڑی شدت سے مگر ایک آہنگ کے ساتھ تالیاں بجتی تھیں۔ گوسپل روایت کے انتہائی عمدہ گلوکار کی حیثیت سے مہالیہ جیکسن کو یاد کیا جاتا ہے، جنہوں نے نہ صرف صدر جان ایف کینیڈی کی مسند نشینی کے وقت نغمہ گایا تھا بلکہ مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کے جنازے پر بھی انہوں نے تعزیتی نظم پیش کی تھی۔ ناچنے گانے والوں کے طائفہ نے بعد کے دنوں میں سیاہ فام موسیقی کی زیادہ سیکولر ہیئتوں جیسے کہ نروم اینڈ بلیوز (آر این بی) اور سول پر براہ راست اثر ڈالا۔ ارتھا فرینکلن (ایک مبلغ کی بیٹی) سام کک (ایک مبلغ کا بیٹا) اور ال گرین جیسے آرٹسٹوں میں سے ہر آرٹسٹ نے اپنے انفرادی نئے اسلوب میں گوسپل کے عناصر شامل کئے۔

"جاز فنکار ارون میفلڈ بلیک میوزک منتھ تقریبات کے دوران وائٹ ہاؤس میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔

میکائیل جے فریڈ مین یو ایس انفو کے اسٹاف رائٹر ہیں